مسجد نبوی میں فاطمہ زہرا (ع)کاتاریخ ساز خطبہ

<"xml encoding="UTF-8?>

خطبة فدکیہ حضرت الزہرا (س) فی مسجد النبی(ص)

رویٰ خطبة الزہرا سلام اللّٰہ علیہا فی المسجد النبی جمع من اعلام الشیعة والعامة بطرق متعددة تنتہی بالاسناد عن زید بن علی ، عن ابیہ، عن جدہ علیہ السلام۔ وعن الامام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام عن ابیہ الباقر علیہ السلام۔ وعن جابر الجعفی عن ابی جعفر الباقر علیہ السلام۔ وعن عبد اللّٰہ بن الحسن، عن ابیہ ۔ وعن زید بن علی، عن زینب بنت علی علیہ السلام۔ وعن رجال من بنی ہاشم، عن زینب بنت علی علیہ السلام۔ وعن عروة بن الزبیر، عن عائشة، قالوا لما بلغ فاطمة علیہا السلام اجماع ابی بکر علی منعہا فدک، وانصرف عاملہا منہا۔ لاثت خمارہا علی راسہا واشتملت بجلبابہا، واقبلت فی لُمةٍ من حفدتہا، ونساء قومہا ، تطأُذیولہا، ما تخرم مشیتہا مشیة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم۔

مسجد نبوی میں فاطمہ زہرا (ع)کاتاریخ ساز خطبہ

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مسجد نبوی میں تاریخ ساز خطبہ شیعہ وسنی دونوں فریقوں نے متعدد طریقوں سے نقل کیا ہے کہ جس کی سند کا سلسلہ زید بن علی تک پہنچتا ہے ، اس طرح کہ انہوں نے اپنے پدر بزرگوار اور جد اعلیٰ سے نقل کیا ہے ، اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام باقر علیہ السلام سے، نیز جابر جعفی نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا، اسی طرح جناب عبد اللہ بن حسن نے اپنے والد امام حسن علیہ السلام سے ،نیز زید بن علی نے زینب بنت علی علیہ السلام سے ،اسی طرح خاندان بنی ہاشم کے بعض افراد نے زینب بنت علی علیہ السلام سے، نیز عروة بن زبیر نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے ، یہ سب کہتے ہیں :

حتیٰ دخلت علی ابي بکر وھو فی حشدٍ من المھاجرین والانصار وغیرھم، فنیطت دونھا ملاء ۃ، فجلست ثم انّت انّۃً اجھش القوم لھا بالبکاء، فارتجّ المجلس، ثم امھلت ہنیھۃ، حتی اذا سکن نشیج القوم، وھدات فورتھم، افتتحت الکلام بحمداللّٰه فقالت:

" الحمدُ للّٰہ علیٰ ما انعم ولہ الشکر علی ما الھم، والثناء بماقدّم من عموم نِعَمٍ ابتداٴھا،وسبوغ آلاء اٴسداھا وتمام منَن اٴولاھا،جمّ عن الاحصاء عددھا، وناٴیٰ عن الجزاء اٴمدُھا،وتفاوت عن الادراک اٴبدھا وندبھم لاِسْتِزادتھا باالشکرلاتّصالھا واستحمد الی الخلائق باجزالھا،وثنّی بالندب الی امثالھا۔

واشھدان لا الہ الّا اللّٰہ وحد ہ لاشریک لہ،کلمۃٌجعل الاخلاص تاٴ ویلھا وضمن القلوب موصولھا ،وانار فی

جس وقت جناب ابوبکر نے خلافت کی باگ دور سنبھالی اور باغ فدک پر قبضہ کرلیا، جناب فاطمہ(س) کوخبر ملی کہ اس نے سرزمین فدک سے آپ کے نوکروں کو ہٹاکراپنے کارندے معین کردئیے ہیں تو آپ نے چادر اٹھائی اورباپردہ ھاشمی خواتین کے جھرمٹ میں مسجد النبی(ص)کی طرف اس طرح چلی کہ نبی(ص) جیسی چال تھی اور چادر زمین پر خط دیتی جارہی تھی۔

جب آپ مسجد میں وارد ہوئیں تواس وقت جناب ابو بکر،مہاجرین و انصار اور دیگر مسلمانوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے،آپ پردے کے پیچھے جلوہ افروز ہوئیں اور رونے لگیں،دختر رسول کو روتا دیکھ کرتمام لوگوں پر گریہ طاری ہوگیا،تسلی و تشفی دینے کے بعد مجمع کو خاموش کیاگیا، اور پھر جناب فاطمہ زھرا (س) نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

" تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنی بے شمار اوربے انتھا نعمتوں سے نوازا،میں شکر بجالاتی ہوں اس کی ان توفیقات پرجو اس نے مجھے عطا کیں، اورخدا کی حمدو ثنا ء کرتی ہوں ان بے شمار نعمتوں پرجن کی کوئی انتھا نہیں، اورنہ ہی ان کا کوئی بدلا ہو سکتا ہے، ایسی نعمتیں جن کا تصور کرنا امکان سے باہر ہے، خدا چاہتا ہے کہ ہم اسکی نعمتوں کی قدر کریں تاکہ وہ ہم پر اپنی نعمتوں کا اضافہ فرمائے، ہمیں شکر کی دعوت دی ہے تاکہ آخرت میں بھی وہ ایسے ہی اپنی نعمتوں کا نزول فرمائے ۔

میں خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتی ہوں، وہ وحدہ لا شریک ہے، ایسی وحدانیت جس کی حقیقت اخلاص پر مبنی ہے اور جس کا مشاہدہ دل کی گہرائی سے ہو تا ہے اوراس کے حقیقی معنی پر غور وفکر کرنے سے دل ودماغ روشن ہوتے ہیں۔

التّفکّر معقولھا،الممتنع من الا بصار روٴیتہ، ومن الاٴلسن صفتہ، ومن الا وھا م کیفیّتہ ،ابتدع الا شیاء لامن شیء کان قبلھا ،وانشاھا بلااحْتِذاء امثلۃٍامْتثلھا،کوّ نھا بقدرتہ، وذراٴھابمشیتہ من غیرحا جۃمنہ الی تکو ینھا ،ولا فا ئدۃ لہ فی تصویر ھا، الا تثبیتا لحکمتہ ،وتنبیھاً علی طاعتہ، واظھاراً لقدرتہ،تعبّداً لبر یتہ و اعزازالدعوتہ۔ ثم جعل الثواب علی طاعتہ ووضع العقاب علی معصیتہ ،زیادۃلعبادہ من نقمتہ وحیاشۃ لھم الی جنتہ۔

واشھد ان ابی محمدا عبدہ و رسولہ، اختارہ قبل ان ارسلہ، (وسمّاہ قبل ان اجتباہ) واصطفاہ قبل ان ابتعثہ، اذ الخلائق بالغیب مکنونۃ وبسَتْرِ الاھاویل مصونۃ،وبنھایۃ العدم مقرونۃ ،علما من اللّٰہ تعالی بمایل الامُور واحاطۃ

بحوادث الدّھور ومعرفة بمواقع الامور، ابتعثہ اللّٰہ اتما ماً لامره وعزیمةعلی امضاء حکمہ وانفاذ اً لمقادیررحمتہ فرأی الاُ مم فر قاً فی ادیانھا،عُکفَّاًعلی نیرانھا وعابدةً لاٴوثانھا، منکرةللّٰہ مع عر فا نھا ۔

وہ خدا جس کو آنکھ کے ذریعے دیکھا نہیں جاسکتا، زبان کے ذریعے اس کی تعریف وتوصیف نہیں کی جاسکتی ، جو وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا۔

وہ خدا جس نے ایسی ایسی موجودات خلق کی جن کی اس سے پہلے نہ کوئی نظیر ملتی ہے اور نہ کوئی مثال، اس نے اپنی مرضی ومشئیت سے اس کائنات کو وجود بخشا بغیر اس کے کہ اسے اس کے وجود کی ضرورت ہو، یا اسے اس کا کوئی فائدہ پہونچتا ہو۔

بلکہ کائنات کو اس نے اس لئے پیدا کیا تاکہ اپنے علم وحکمت کو ثابت کرسکے ،اپنی اطاعت کے لئے تیار کرسکے، اپنی طاقت وقدرت کا اظہار کرسکے، بندوں کو اپنی عبادت کی تر غیب دلاسکے اور اپنی دعوت کی اہمیت جتا سکے؟

اس نے اپنی اطاعت پر جزاء اورنافرمانی پر سزا معین کی ہے، تاکہ اپنے بندوں کوعذاب سے نجات دے ، اورجنت کی طرف لے جائے۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے پدربزرگوارحضرت محمد،اللہ کے بندے اور رسول ہیں، ان کو پیغمبری پر مبعوث کرنے سے پہلے اللہ نے ان کو چنا،(اوران کے انتخاب سے پہلے ان کا نام محمد رکھا) اوربعثت سے پہلے ان کا انتخاب کیا، جس وقت مخلوقات عالم غیب میں پنہاں تھیں، نیست ونابودی کے پردوں میں چھپی تھیں اورعدم کی وادیوں میں تھیں ،چونکہ خداوندعالم ہر شیٴ کے مستقبل سے آگاہ ، زمانے کے حوادثات سے با خبر اورقضا وقدر سے مطلع ہے۔

فانارالّلہ بأبی محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)ظلمھا، وکشف عن القلوب بُہَمھا وجلی عن الابصار غُمَمھا وقام فی الناس بالھدایة،وفا نقذ ھم من الغوایة وبصّرھم من العمایة۔ وھداھم الی الدّ ین القویم، ودعا ھم الی الطریق المستقیم ۔

ثم قبضہ اللّٰہ الیہ قبض رافةواختیارور غبةوایثار، فمحمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)من تعب ھذہ الدارفی راحة۔

قد حُفّ با لملائکة الابرار،ورضوان الرَّبِّ الغفار،ومجاورة الملک الجبار۔

صلی اللّٰہ علی اٴبی نبیّہ وامینہ، وخیرتہ من الخلق وصفیہ والسلام علیہ ورحمةاللّٰہ وبرکاتہ۔

خدا نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو مبعوث کیا تاکہ اپنے مقصد کو آگے بڑھائے، اپنے حتمی فیصلوں کو پایہٴ تکمیل تک پہونچائے اور لوگوں پر اپنی رحمت کو نازل کرے۔

(جب آپ مبعوث ہوئے) تو لوگ مختلف ادیان میں بٹے ہوئے تھے، کفر و الحاد کی آگ میں جل رہے تھے، بتوں اور آگ کی پرستش کررہے تھے اورخدا کی شناخت کے بعد بھی اس کا انکار کیا کرتے تھے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے وجود مقدس سے تاریکی اچھٹ گئیں جھالت ونادانیاں دلوں سے نکل گئیں، حیرتیں و سر گردانیاں آنکھوں سے اوجھل ہو گئیں، میرے باپ نے لوگوں کی ھدایت کی اور ان کوگمراہی اور ضلالت سے نجات دی ، تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے کر آئے اور دین اسلام کی راہ دکھائی اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی۔

اس کے بعدخدانے اپنے پیغمبر کے اختیار،رغبت اورمہربانی سے ان کی روح قبض کی ،اس وقت میرا باپ اس دنیا کی سختیوں سے آرام میں ہے اوراس وقت فرشتوں اور رضایت غفّاراور ملک جبّارکے قرب میں زندگی گزاررہا ہے ،خدا کی طرف سے میرے باپ،نبی اور امین خدا،خیر خلق اورصفی خدا پر درود و سلام اور اس کی رحمت ہو۔

ثمّ التفتت الیٰ اھل المجلس وقالت :

انتم عباداللّٰہ نصب امرہ ونھیہ، وحملة دینہ ووحیہ، وامناء اللّٰہ علی انفسکم ،وبلغاءٴہ الی الاُمم زعیم حقّ لہ فیکم ،وعھد قدّمہ الیکم،ونحن بقیةاستخلفھا علیکم کتاب اللّٰہ الناطق ،والقرآن الصاد ق ، والنور الساطع،والضیاء اللامع ،بیّنة بصائرہ ،منکشفة سرائرہ ، منجلیة ظواھرہ ،مغتبطة بہ اشیاعہ،قائداً الی الرضوان اتباعہ، مودٍّالیٰ النجاةاستماعہ،بہ تنال حجج اللّٰہ المنوّ رة،و عزائمہ المفسرة، و محارمہ المحذّرة و بیّناتہ الجالیة وبراھینہ الکافیة، و فضائلہ المندوبة ورخصہ الموھوبہ و شرائعہ المکتوبة ۔

فجعل اللّٰہ الایمان تطھیراًلکم من الشرک، والصلاة تنزیھاً لکم من الکبر،والزکاةتزکیةللنفس،ونماءً فی الرزق،والصیام تثبیتا للاخلاص، والحج تشییدا للدین، والعدل تنسیقا للقلوب، وطاعتنا نظاماً للملّة،واِمَامتنا اٴماناًمن الفرقة،والجھاد عزّاًللاسلام۔

اس کے بعد آپ نے مجمع کو مخاطب کرکے فرمایا:

تم خدا کے بندے ،امر و نہی کے پرچم دار اور دین اسلام کے عہدہ دار ہو، اور تم اپنے نفسوں پر اللہ کے امین ہو ، تم ہی لوگوں کے ذریعے دوسری قوم تک دین اسلام پہنچ رہا ہے، تم نے گویا یہ سمجھ لیا ہے کہ تم ان صفات کے حقدار ہو، اور کیا اس سلسلہ میں خدا سے تمہارا کوئی عھد وپیمان ہے؟

حالانکہ ہم بقیة اللہ اور قرآن ناطق ہیں وہ کتاب خدا جو صادق اور چمکتا ہوا نور ہے جس کی بصیرت روشن و منور اور اس کے اسرار ظاہر ہیں ، اس کے پیرو کارسعادت مند ہیں، اس کی پیروی کرنا ،انسان کو جنت کی طرف ہدایت کرتا ہے ،اس کی باتوں کو سننا وسیلہٴ نجات ہے اور اس کے بابرکت وجود سے خدا کی نورانی حجتوں تک رسائی کی جاسکتی ہے اس کے وسیلے سے واجبات و محرمات، مستحبات و مباہات اور قوانین شریعت حاصل ہو سکتے ہیں۔

خدا وند عالم نے تمہارے لئے ایمان کو شرک سے پاک ھونے کا وسیلہ قرار دیا، نماز کو تکبر سے بچنے کے لئے، زکوة کو وسعت رزق اور تزکیہ ٴنفس کے لئے، روزہ کواخلاص کے لئے،حج کودین کی بنیادیں استوار کرنے کے لئے، عدالت کونظم زندگی اور دلوں کے آپس میں ملانے کے لئے سبب قرار دیا ہے۔

وذلاً لاھل الکفر والنفاق والصبر معونة علی استیجاب الاجر ،والامر بالمعروف والنھی عن المنکر مصلحة

للعامّة،وبرّ الوالدين وقايةًمن السخط ،وصلةالارحام منسأۃ فی العمر ومنماۃ للعدد والقصاص حقناً للدماء والوفاء بالنذر تعریضا للمغفرة،وتوفیةالمکاییل والموازین تغیراً للبخس ،والنھی عن شرب الخمرتنزیھاًعن الرجس، واجتناب القذف حجاباعن اللعنة وترک السرقةایجاباًللعفةوحرم اللّٰہ الشرک اخلاصا لہ بالربوبیة۔

<فاتقوا اللّٰہ حق تقاتہ ولاتمو تن الاّ وانْتم مسلمون>[1]

واطیعوااللّٰہ فیما امرکم بہ ونھا کم عنہ ۔

<انمایخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء>[2]

ثم قالت : ایھاالناس اعلموا انّی فاطمة ،وابی محمد (صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم) اقول عوداً وبدواً اٴولا اقول مااقول غلطا،ولاافعلماافعل شططا۔

اور ہماری اطاعت کو نظم ملت اور ہماری امامت کو تفرقہ اندازی سے دوری، جہاد کو عزتِ اسلام اور کفار کی ذلت کا سبب قرر دیا، اور صبر کو ثواب کے لئے مددگار مقرر کیا،امر بالمعروف و نہی عن المنکر عمومی مصلحت کے لئے اور والدین کے ساتھ نیکی کو غضب سے بچنے کاذریعہ اور صلہ رحم کو تاخیر موت کا وسیلہ قراردیا ،قصاص اس لئے رکھا تاکہ کسی کو ناحق قتل نہ کرو نیز نذر کو پورا کرنے کوگناہگاروں کی بخشش کاسبب قرار دیا اور پلیدی اور پست حرکتوں سے محفوظ رہنے کے لئے شراب خوری کو حرام کیا،زنا کی نسبت دینے سے اجتناب کو لعنت سے بچنے کا ذریعہ بنایا ،چوری نہ کرنے کو عزت وعفت کا ذریعہ قرار دیا، خدا کے ساتھ شرک کو حرام قرار دیا تاکہ اس کی ربو بیت کے بارے میں اخلاص باقی رہے۔

”اے لوگو! تقویٰ وپرھیز گاری کو اپناؤ اور تمھارا خاتمہ اسلام پر ہو“

اور اسلام کی حفاظت کرو خدا کے اوامر و نواہی کی اطاعت کرو۔

”اورخدا سے صرف علماء ڈرتے ہیں ۔“

اس کے بعد جناب فاطمہ زھرا (س) نے فرمایا:

اے لوگو! جان لو میں فاطمہ ہوں، میرے باپ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تھے، میری پہلی اور آخری بات یھی ہے ،جو میں کہہ رہی ہوں وہ غلط نہیں ہے اور جو میں انجام دیتی ہوں بے ہودہ نہیں ہے۔

<لقدجائکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حر یص علیکم بالمومنین روف رحیم .>[3]

فانْ تَعزُوہُ وتعرفوہ تَجدوہ ابی دون نسائکم،واخاابن عمّی دون رجالکم ولنعم المعزیٌّ الیہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم ۔

فبلّغ الرّسالةصادعاًبالنَّذارةِ ،مائلاًعن مدرجةالمشرکین ضارباثبجھم، آخذاًباٴ کظامھمْ داعیاًالی سَبیلِ ربّہ بالحکمة

والموعظة الحسنة یجفّ الاصنام وینکث الهام حتیٰ انهزم الجمع وولّواالدّبر حتی تفرّی اللیل عن صبحه وأسفر الحقّ عن محضه و نطق زعیم الدین وخرست شقاشق الشّیاطین وطاح وشیظ النّفاق وانحلّت عقد الکفر والشّقاق وفهتم بکلمة الاخلاص و فی نفر من البیض الخماص ۔

وکنتم علی شفا حفرة من النّار مذقة الشارب و نُهزة الطّامعٍ وقبسةالعجلان و موطیٔ الاقدام تَشربون الطَّرق وتقتاتون القدّ اَذلّةًخاسیٔن تخافون ان یتخطّفکم النّاس من حولکم۔

”خدا نے تم ہی میں سے پیغمبر کو بھیجا تمہاری تکلیف سے انہیں تکلیف ہوتی تھی وہ تم سے محبت کرتے تھے اورمومنین کے حق میں دل سوز وغفو رو رحیم تھے۔“

وہ پیغمبر میرے باپ تھے نہ کہ تمہاری عورتوں کے باپ،میرے شوہر کے چچازاد بھائی تھے نہ کہ تمہارے مردوں کے بھائی،اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے منسوب ہونا کتنی بہترین نسبت اور فضیلت ہے۔

انہوں نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور لوگوں کوعذاب الٰہی سے ڈرایا، اورشرک پھیلانے والوں کا سد باب کیا ان کی گردنوں پرشمشیرِ عدالت رکھی اور حق دبانے والوں کا گلادبادیا تاکہ شرک سے پرہیز کریں ا ور توحید وعدالت کو قبول کریں۔

اپنی وعظ و نصیحت کے ذریعہ خدا کی طرف دعوت دی، بتوں کو توڑا اور ان کے سروں کوکچل دیا،کفار نے شکست کھائی اور منہ پھیر کر بھاگے ،کفر کی تاریکیاں دور ہوگئیں اورحق مکمل طور سے واضح ہوگیا، دین کے رہبر کی زبان گویا ہوئی اور شیاطین کی زبانوں پر تالے پڑ گئے ، نفاق کے پیروکار ہلاکت و سر گردانی کے قہر عمیق میں جا گرے کفر و اختلاف اور نفاق کے مضبوط بندھن ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔

(اور تم اهلبیت (ع) کی وجہ سے) کلمہ شہادت زبان پر جاری کرکے لوگوں کی نظروں میں سرخ رو ہوگئے ،درحالانکہ تم دوزخ کے دہانے پر اس حالت میں کھڑے تھے کہ جیسے پیاسے شخص کے لئے پانی کا ایک گھونٹ اور بھو کے شخص کے لئے روٹی کا ایک تر لقمہ، اور تمہارے لئے شعلہ جہنم اس راہ گیر کی طرح جستجو میں تھا جو اپنا راستہ تلاش کرنے کے لئے آگ کی راہنمائی چاہتا ہے۔

فانقذکم اللّٰہ تبارک وتعالیٰ بابی محمد(صلی اللہ علیہ آلہ وسلم) بعد اللتیا والتی،و بعد ان مُنی ببُہم الرجال وذوبان العرب ومردة اهل الکتاب <کلما اوقدوانارا للحرب اطفأها اللّٰہ>[4]

او نجم قرن الشیطان ،او فغرت فاغرة من المشرکین قذف اخاه علیاًفی لهواتها،فلا ینکفیء حتی یطأجناحها باخمصہ ،ویخمد لهبها بسیفہ مکدودا فی ذات اللّٰہ، مجتهدَا فی امر اللّٰہ قریباً من رسول اللّٰہ ،سیدا فی اولیاء اللّٰہ، مشمّرا ناصحاً ،مجداً کادحاً لاتاخذه فی اللہ لومة لائم وانتم فی رفا هیة من العیش وادعون فاکهون ، آمنون تتربصون بنا الدوائر، وتتوکفون الاخبار ،وتنکصون عند النّزال،وتفرون من القتال۔

تم قبائل کے نجس پنجوں کی سخت گرفت میں تھے گندا پانی پیتے تھے اور حیوانوں کو کھال سمیت کھا لیتے تھے،اور دوسروں کے نزدیک ذلیل وخوار تھے اواردگرد کے قبائل سے ہمیشہ ہراساں تھے۔

یہاں تک خدا نے میرے پدر بزرگوار محمد مصطفےٰ (ص)کے سبب ان تمام چھوٹی بڑی مشکلات کے باوجود جو انہیں درپیش تھی ،تم کو نجات دی، حالانکہ میرے باپ کو عرب کے بھیڑئے نما افراد اور اھل کتاب کے سرکشوں سے واسطہ تھا "لیکن جتنا وہ جنگ کی آگ کو بھڑ کا تے تھے خدا اسے خاموش کر دیتا تھا" اور جب کو ئی شیاطین میں سے سر اٹھاتا یا مشرکوں میں سے کوئی بھی زبان کھولتا تھا تو حضرت محمد اپنے بھائی (علی) کو ان سے مقابلہ کے لئے بھیج دیتے تھے، اور علی (ع) اپنی طاقت و توانائی سے ان کو نیست ونابود کردیتے تھے اور جب تک ان کی طرف سے روشن کی گئی آگ کو اپنی تلوار سے خاموش نہ کردیتے میدان جنگ سے واپس نہ ہوتے تھے۔

(وہ علی (ع)) جو اللہ کی رضا کے لئے ان تمام سختیوں کاتحمل کرتے رہے اورخدا کی راہ میں جھاد کرتے رہے ،رسول اللہ(ص)کے نزدیک ترین فرد اور اولیاء اللہ کے سردار تھے ھمیشہ جھاد کے لئے آمادہ اور نصیحت کرنے کے لئے جستجو میں رہتے تھے، لیکن تم اس حالت میں آرام کے ساتھ خوش وخرم زندگی گزارتے تھے،(اور ھمارے لئے کسی بری) خبرکے منتظر رہتے تھے اور دشمن کے مقابلہ سے پرہیز کرتے تھے نیز جنگ کے وقت میدان سے فرار ہوجایا کرتے تھے ۔

فلما اختار اللّٰہ لنبیّہ دار انبیائہ وماوی اصفیائہ، ظھرت فیکم حسیکۃُ النفاق،وسمل جلباب الدین ،ونطق کاظم الغاوین ،ونبغ خامل الاقلین ،وھدر فنیق المبطلین، فخطر فی عرصاتکم ، واطلع الشیطان راسہ من مغرزہ ھاتفا بکم،فالفاکم لدعوتہ مستجیبین ، وللعزۃ فیہ ملاحظین ،ثم استنہضکم فوجدکم خفافا واحمشکم فالفاکم غضابا ، فوسمتم غیر ابلکم ،واوردتم غیر مشربکم، ھذا والعھد قریب، والکلم رحیب، والجرح لما یندمل، والرسول لما یقبر،ابتداراً زعمتم خوف الفتنۃ۔[5]

فھیھات منکم وکیف بکم وانی توٴفکون ، و ھذا کتاب اللّٰہ بین اظھرکم، اٴمورہ ظاھرۃ، واحکامہ زاھرۃ، واعلامہ باھرۃ وزواجرہُ لائحۃ واوامرہ واضحۃ قد خلفتموہ وراء ظھورکم ارغبۃ عنہ تریدون؟ ام بغیرہ تحکمون ؟ <بئس للظالمین بدلا >[6]

جب خدا نے اپنے رسولوں اور پیغمبروں کی منزلت کو اپنے حبیب کے لئے منتخب کرلیا، تو تمھارے اندر کینہ اور نفاق ظاہر ہو گیا،لباس دین کہنہ ہو گیا اور گمراہ لوگوں کے سِلے منہ کھل گئے، پست لوگوں نے سر اٹھالیا، باطل کا اونٹ بولنے لگا اور تمہارے اندر اپنی دم ہلانے لگا، شیطان نے اپنا سر کمین گاہ سے باہرنکالا اور تمھیں اپنی طرف دعوت دی، تم کو اپنی دعوت قبول کرنے کے لئے آمادہ پایا ، وہ تم کو دھوکہ دینے کا منتظر تھا، اس نے ابھارا اور تم حرکت میں آگئے اس نے تمھیں غضبناک کیا، تم غضبناک ہو گئے وہ اونٹ جو تم میں سے نہیں تھا تم نے اسے علامت دار بنا کر اس جگہ بٹھا دیا جس کا وہ حق دار نہ تھا ،حالانکہ ابھی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی موت کو زیادہ وقت نہیں گزرا تھا اور ہمارے زخم دل نہیں بھرے تھے ، زخموں کے شگاف بھرے نہیں تھے ،ابھی پیغمبر (ص)کو دفن بھی نہیں کیا تھا کہ تم نے فتنہ کے خوف کے بہانے سے خلافت پر قبضہ جمالیا "لیکن خبردار رہو کہ تم فتنہ میں داخل ہوچکے ھو اور دوزخ نے کافروں کا احاطہ کرلیا ہے "۔

افسوس تمہیں کیا ہو گیا ہے اور تم نے کونسی ڈگر اختیار کرلی ہے حالانکہ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے اوراس کے احکام واضح اوراس کے امر و نہی ظاھر ہیں تم نے قرآن کی مخالفت کی اور اسے پس پشت ڈال

دیا، کیا تم قرآن سے روگردانی اختیار کرنا چاہتے ہو؟ یا قرآن کے علاوہ کسی دوسری چیز سے فیصلہ کرنا چاہتے ہو؟ ”ظالمین کے لئے کس قدر برا بدلا ہے“

<”ومن یبتغ غیرالاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرة من الخاسرین ۔<[7]

ثمّ لم تلبثو ا الا ریث ان تسکن نفرتھا ،ویسلس قیادھا ،ثمّ اخذتم تورون وقدتھا وتھیجون جمرتھا، وتستجیبون لھتاف الشیطان الغویّ واطفاء انوار الدین الجلی وإھمال سنن النبی الصفی، تشربون حسواً فی ارتغاء وتمشون لاھلہ وولد ہ فی الخمرة والضراء ،ویصبر منکم علیٰ مثل حزّالمدیٰ،وَوُخْزالسنان فی الحشاء ۔

وانتم الان تزعمون ان لا ارث لی من ابی ۔< افحکم الجاھلیة تبغون ومن احسن من اللّٰہ حکماً لقوم یوقنون <[8]

افلا تعلمون،! بلیٰ قد تجلی لکم کا الشمس الضاحیة انی ابنتہ۔

ائَیّھا المسلمون ! ا ٔ اُغلب علی ارثی۔؟

” جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو اختیا ر کریگا اس کا دین قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں ایسا شخص سخت گھاٹے میں ہوگا ۔“

تم خلافت کے مسئلہ میں اتنا بھی صبر نہ کرسکے کہ خلافت کے اونٹ کی سرکشی خاموش ہو جائے اور اسکی قیادت آسان ہو جائے (تاکہ آسانی کے ساتھ اس کی مہار کو ہاتھوں میں لے لو) اس وقت تم نے آتش فتنہ کو روشن کردیا اور اس کے ایندھن کو اوپر نیچے کیا (تاکہ لکڑیاں خوب آگ پکڑلیں) اورشیطان کی دعوت کو قبول کرلیا اور دین کے چراغ اور سنت رسول(ص) کوخاموش کرنے میں مشغول ہوگئے ،تم ظاھر کچھ کرتے ہو لیکن تمہارے دلوں میں کچھ اور بھرا ہوا ہے۔

میں تمھارے کاموں پر اس طرح صبر کرتی ہوں جس طرح کسی پرچھری اور نیزے سے پیٹ میں زخم کردیا جاتا ہے، اور وہ اس پر صبر کرتا ہے ۔

تم لوگ گمان کر تے ہو کہ ہمارے لئے ارث نہیں ہے، ؟! ” کیا تم سنت جاہلیت کو نہیں اپنا رہے ہو ؟!!

” کیا یہ لوگ (زمانہ) جاہلیت کے حکم کی تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے والوں کے لئے حکم خدا سے بھتر کون ہو گا۔“

کیا تم نہیں جا نتے کہ صاحب ارث ہم ہیں، چنانچہ تم پر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ میں رسول کی بیٹی ہوں، اے مسلمانو! کیا یہ صحیح ہے کہ میں اپنے ارث سے محروم رہوں (اور تم میری خاموشی سے فا ئدہ اٹھا کر میرے ارث پر قبضہ جمالو۔)

یا ابن ابی قحافة أفی کتاب اللّٰہ ترث اباک ولا ارث ابی ؟ <لقد جئت شیئا فریا>

افعلیٰ عمدٍ ترکتم کتاب اللّٰہ ونبذ تموہ وراء ظھور کم اذیقول: <وورث سلیمانُ داودَ <[9]

وقال فیمااقتص من خبریحییٰ بن زکریا علیہ السلام اذ قال: <ربِّ ھب لی من لدنک ولیاًیرثنی ویرث من آل یعقوب >[10]

وقال :<واولوالارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللّٰہ > [11]

وقال :<یو صیکم اللّٰہ فی اولا دکم للذکرمثل حظ الانثیین> [12]

وقال :<ان تر ک خیرا الوصیة للوالدین والا قربین با لمعروف حقاعلی المتقین>[13]

اے ابن ابی قحافہ ! کیا یہ کتاب خدا میں ہے کہ تم اپنے باپ سے میراث پاؤ ا ور ہم اپنے باپ کی میراث سے محروم رہیں، تم نے فدک سے متعلق میرے حق میں عجیب و غریب حکم لگایا ہے، اور علم وفھم کے با وجود قرآن کے دامن کو چھوڑ دیا ، اس کو پس پشت ڈال دیا؟

کیا تم نے بھلادیا کہ خدا قرآن میں ارشاد فرماتا ہے <وورث سلیمان داود> ”جناب سلیمان نے جناب داود سے ارث لیا“، اورجناب یحيٰ بن زکریاکے بارے میں ارشاد ہوتا ہے کہ انھوں نے دعا کی:

”بارِ الہٰا ! اپنی رحمت سے مجھے ایک فرزند عنایت فرما، جو میرا اور آلِ یعقوب کا وارث ہو“، نیز ارشاد ہوتا ہے: ” اور صاحبان قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کی (بہ نسبت دوسروں) زیادہ حق دار ہیں۔“ اسی طرح حکم ہوتا ہے کہ ” خدا تمھاری اولاد کے حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے “ -

نیز خداوندعالم نے ارشاد فرمایا:

”تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑ جائے تو ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھی وصیت کرے ، جو خدا سے ڈرتے ہیں ان پر یہ ایک حق ہے۔“

وزعمتم ان لا حَظْوَة لی ولا ارث من ابی ، ولا رحم بیننا، اٴفخصّکم اللّٰہ بآیةاخرج ابی منھا ؟ ام ھل تقولون ان اھل ملتین لا یتوارثان؟اولست انا وابی من اھل ملة واحدة؟ ام انتم اعلم بخصوص القرآن وعمومہ من ابی وابن عمی ؟

فدونکھا مخطو مة مر حو لة ، تکون معک فی قبرک، تلقاک یوم حشرک ،فنعم الحکم اللّٰہ، و نعم الزعیم محمد(صلی اللہ علیہ آلہ وسلم) والموعد القیامةوعندالساعة یخسر المبطلون ولا ینفعکم اذ تندمون <ولکل نبامستقر >[14]

<وسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحلّ علیہ عذاب مقیم>[15]

کیا تم گمان کرتے ہو کہ میرا اپنے باپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور مجھے ان سے میراث نہیں ملے گی ؟

کیا خداوندعالم نے ارث سے متعلق آیات کو تم ہی لوگوں سے مخصوص کردیا ہے؟ اور میرے باپ کو ان آیات سے

الگ کردیا ہے ؟یا تم کہتے ہو کہ میرا اور میرے باپ کا دو الگ الگ ملتوں سے تعلق ہے ؟ لہٰذا ایک دوسرے سے ارث نہیں لے سکتے۔

آیا تم لوگ میرے پدربزرگوار اور شوہر نامدار سے زیادہ قرآن کے معنیٰ و مفاهیم ،عموم و خصوص اور محکم و متشابہات کوجانتے ہو ؟

تم نے فدک اور خلافت کے مسئلہ کو اونٹ کی طرح مہار کرلیا ہے اور اس کو آمادہ کرلیا ہے جو قبر میں تمہارے ساتھ رہے گا اور روز قیامت ملاقات کریگا ۔

اس روز خدا بهترین حاکم ہوگا اور محمد بهترین زعیم ، ہمارے تمہارے لئے قیامت کا دن معین ہے وہاں پر تمہارا نقصان اور گھاٹا آشکار ہو جائے گا اور پشیمانی اس وقت کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی،" ہر چیز کے لئے ایک دن معین ہے" ۔ " عنقریب ہی تم جان لو گے کہ عذاب الٰهی کتنا رسوا کننده ہے ؟اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے کبھی چھٹکارا نہیں"۔

خطاب للانصار

ثمّ رمت بطرفها نحو الانصار فقالت :یا معشر (النقیبة)واعضاد الملة وحضنة الاسلام ،ما هذه الغمیزة فی حقی،والسنّة عن ظلامتی ؟

اماکان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ ابی یقول: "المرء یحفظ فی ولده"سرعان ما احدثتم و عجلان ذا اهالة ، ولکم طاقة بما احاول وقوّة علی ما اطلب واٴزاول ۔

اٴتقولون : مات محمد (ص)، فخطب جلیل، استوسع وہنہ،واستنهر فتقہ، و انفتق رتقہ ،واظلمت الارض لغیبتہ وکسفت الشمس والقمر، وانتثرت النجوم لمصیبتہ، واکدت الآمال، وخشعت الجبال ،واُضیع الحریم ،وازیلت الحرمة عند مماتہ ۔

فتلک واللّٰہ النازلة الکبریٰ والمصیبة العظمیٰ ، لامثلها نازلة، ولا بائقة عاجلة، اعلن بها کتاب اللّٰہ جلّ ثنا وٴہ فی افنیتکم وفی ممساکم ومصبحکم یهتف فی افیتکم هتافا وصراخا وتلاوة والحانا،ولقبلہ ما حلّ بانبیاء اللّٰہ ورسلہ حکم فصل وقضاء حتم ۔

انصار سے خطاب

اس کے بعد انصارکی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:

اے اسلام کے مددگار بزرگو! اور اسلام کے قلعوں،میرے حق کو ثابت کرنے میں کیوں سستی برتتے ہو اور مجھ پر جو ظلم وستم ہو رہا ہے اس سے کیوں غفلت سے کام لے رہے ہو ؟! کیا میرے باپ نے نہیں فرمایا تھا کہ کسی کا احترام اس کی اولاد میں بھی محفوظ رہتا ہے(یعنی اس کے احترام کی وجہ سے اس کی اولاد کا احترام بھی ہوتا

ہے؟)

تم نے کتنی جلدی فتنہ برپا کردیا ہے اور کتنی جلدی ہوا وھوس کے شکار ہو گئے! تم اس ظلم کو ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہو اور میرے دعوی کو ثابت کرنے کی طاقت بھی۔

یہ کیا کہہ رہے ہو کہ محمد مرگئے ! (اور ان کا کام تمام ہو گیا) یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جس کا شگاف ہر روز بڑھتا جارہا ہے اورخلاء واقع ہو رہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے جانے سے زمین تاریک ہو گئی اور شمس و قمر بے رونق ہو گئے، ستارے مدھم پڑ گئے، امیدیں ٹوٹ گئیں، پہاڑوں میں زلزلہ آگیا اور وہ پاش پاش ہوگئے ھیں ،حرمتوں کا پاس نہیں رکھا گیا اور پیغمبر اکرم (ص)کی رحلت کے وقت ان کے احترام کی رعایت نہیں کی گئی۔

<وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرّسل افان مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضراللّٰہ شیئا وسیجزی اللّٰہ الشاکرین [16]

ائیھاً بنی قیلہ ! اٴ اٴہضم تراث ابی؟ و انتم بمرای منّی ومسمع، ومنتدی ومجمع تلبسکم الدعوة وتشملکم الخُبرة وانتم ذوو العدد والعدة والاداة والقوة،وعندکم السلاح والجُنة تو ا فیکم الدعوة فلا تجیبون ، وتاتیکم الصرخة فلا تغیثون وانتم موصوفون بالکفاح ،معروفون بالخیر والصلاح ،والنخبة التي انتخبت والخیرة التی اختیرت لنا اھل البیت ۔

قاتلتم العرب ،وتحملتم الکدّ والتعب،وناطحتم الامم وکافحتم البُھم،لا نبرح ولا تبرحون ،نامرکم فتاتمرون ، حتی اذا دارت بنا رحی الاسلام ودرّ حلب الایام ،وخضعت نعرة الشرک، وسکنت فورة الافک وخمدت نیران الکفر،وھداٴت دعوة الھرج،و استوسق نظام الدین ۔

خدا کی قسم یہ ایک بہت بڑی مصیبت تھی جس کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔

یہ اللہ کی کتاب ہے جس کی صبح و شام تلاوت کی آواز بلند ہو رہی ہے اور انبیاء علیھم السلام کے بارے میں اپنے حتمی فیصلوں کے بارے میں خبر دے رہی ہے اور اس کے احکام تغیر ناپذیر ہیں(جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے) :

”اور محمد(ص)صرف خدا کے رسول ہیں، ان سے پہلے بھی دوسرے پیغمبر موجود تھے، اب اگر وہ اس دنیا سے چلے جائیں، یا قتل کردیئے جائیں تو کیا تم دین سے پھر جاو گے، اور جو شخص دین سے پھر جائے گا وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، خدا شکر کرنے والوں کو جزائے خیردیتا ہے“ ۔

اے فرزندان قیلہ(اوس وخزرج) کیا یہ مناسب ہے کہ میں اپنے باپ کی میراث سے محروم رہوں جبکہ تم یہ دیکھ رہے ہو اور سن رہے ہو اور یہاں حاضر بھی ہو اور میری آواز تم تک پہنچ بھی رہی ہے اور تم واقعہ سے با خبر بھی ہو، تمھاری تعداد زیادہ ہے، تمھارے پاس طاقت واسلحہ بھی ہے، اور میں تم کو اپنی مدد کے لئے پکار رہی ہوں، لیکن تم اس پر لبیک نہیں کہتے، میری فریاد کو سن رہے ہو مگر فریاد رسی نہیں کرتے ہو، تم بہادری میں معروف اور نیکی سے موصوف اورخود نخبہ ہو ، تم ہی ہم اھلبیت (ع) کے لئے منتخب ہوئے ،تم نے عربوں کے ساتھ جنگیں لڑیں، سختیوں کو برداشت کیا، مختلف قبیلوں سے جنگ کی، سورماوٴں سے زورآزمائی کی ، جب ھم

فانّٰی حُرتم بعد البیان واسررتم بعد الاعلان ونکصتم بعد الاقدام واشرکتم بعدالایمان بوساً لقوم نکثوا؟

<الا تقاتلون قوما نکثواایمانهم وهموا باخراج الرسول وهم بدأوکم اول مرة اتخشونهم فاللّٰہ احق ان تخشوہ ان کنتم موٴمنین >[17]

اٴلا و قد اری ان قد اخلدتم الی الخفض ،وابعدتم من هو احقّ بالبسط والقبض، ورکنتم الی الدعة، ونجوتم من الضیق بالسعة فمججتم ما وعیتم ،ودسعتم الذی تسوغتم۔

<فان تکفروا اٴنتم ومن فی الارض جمیعا فان اللّٰہ لغنی حمید>[18]

قیام کرتے تھے تو تم بھی قیام کرتے تھے ہم حکم دیتے تھے اور تم اطاعت کرتے تھے ۔

یہاں تک کہ اسلام نے رونق پائی اور نعمتیں اور خیرات زیادہ ہوئے ، مشرکین کے سر جھک گئے، ان کا جھوٹا وقار و جوش ختم ہو گیا،اور کفر کے آتش کدے خاموش ہو گئے ، شورش اور شوروغل ختم ہو گیا اور دین کا نظام مستحکم ہو گیا۔

اے گروہ انصار: متحیر ہو کر کہاں جارہے ہو ؟ ! حقائق کے معلوم ہونے کے بعد انہیں کیوں چھپاتے ہو،اور قدم آگے بڑھانے کے بعد پیچھے کیوں ہٹا رہے ہو، اورایمان لانے کے بعد مشرک کیوں ہو رہے ہو ؟

” بھلا تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا ہے اور رسول کا شہر بدر کرنا چاہتے ہیں، اور تم سے پہلے پہل چھیڑ بھی انہوں نے ہی شروع کی تھی کیا تم ان سے ڈرتے ہو ،حالانکہ کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو تمھیں صرف خدا سے ڈرنا چاہئے ۔“

میں دیکھ رہی ہوں کہ تم پستی کی طرف جارہے ہو جو شخص لائق حکومت تھا اس کو برکنار کردیا اور تم گوشہ نشینی اختیار کرکے عیش وعشرت میں مشغول ہو،زندگی کے وسیع وعریض میدان سے فرار کرکے راحت طلبی کے تنگ وتار ماحول میں پھنس گئے ہو، جو کچھ تمہارے اندر تھا اسے ظاھر کردیا اور جوپی چکے تھے اسے اگل دیا، ”لیکن آگاہ رہو اگرتم اور روئے زمین پر آباد تمام انسان کافر ہوجائیں تو خدا تمہارا محتاج نہیں ہے ۔“

اٴلا و قد قلتُ ما قلت علی معرفة منی بالخذلة التی خامرتکم والغدرة التی استشعرتها قلوبکم ، و لکنها فیضة النفس ، ونفثة الغیض (الغیظ)و خور القنا وبثّة الصدرِوتقدمة الحجة ۔

فدونکموها فاحتقبوها دبرة الظهرنقبة الخف ،باقیة العار، موسومة بغضب اللّٰہ وشنار الابد ،موصولة بنار اللّٰہ الموقدة التی تطّلع علی الافئدة ۔فبعین اللّٰہ ماتفعلون <وسیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون۔>[19]

وانا ابنة نذیر لکم بین یدی عذاب شدید ، فاعلموا <انّا عاملون وانتظروا انّا منتظرون>[20][21]

اے لوگو! جو کچھ مجھے کہناچاہئے تھا سو کہہ دیا، چونکہ میں جانتی ہوں کہ تم میری مدد نہیں کرو گے، تم لوگ جو منصوبے بناتے ہو مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں، دل میں ایک درد تھا جس کو بیان کر دیا تاکہ تم پرحجت تمام ہو جائے اب فدک اور خلافت کو خوب مضبوطی سے پکڑے رکھو، لیکن یہ بھی جان لو کہ اس راہ میں بڑی

دشواریاں ہیں اور اس”فعل “کی رسوائیاں اورذلتیں ہمیشہ تمہارے دامن گیر رہیں گی۔

خدا اپنا غیظ وغضب زیادہ کریگا اور اس کی سزا جہنم ہوگی،” خدا تمہارے کردار سے آگاہ ہے بہت جلد ستمگار اپنے کئے ہوئے اعمال کے نتائج دیکھ لیں گے“

اے لوگو! میں تمہارے اس نبی کی بیٹی ہوں جس نے تمہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا، اب جو کچھ تم لوگ کر سکتے ہو کرو، ہم اس کا ضرور انتقام لیںگے تم بھی منتظر ہو ، ہم بھی منتظر ہیں۔ [22]

[1] سورہ آل عمران آیت ۱۰۲

[2] سورہ فاطر-آیت ۲۸

[3] سورہ توبہ آیت ۱۲۸

[4] سورہ مائدہ آیت ٦۴

[5] <أ‌لا فی الفتنة سقطوا وان جہنم لمحیطة بالکافرین۔> (سورہ توبہ ۴۹)

[6] سورہ کہف آیت ۵۰

[7] سورہ آل عمران آیت ۸۵

[8] سورہ مائدہ آیت ۵۰

[9] سورہ نمل ،آیت١٦

[10] سورہ مریم ،آیت ۴ و٦

[11] سورہ انفال،آیت ۷۵

[12] سورہ نساء، آیت

[13] سورہ بقرہ،آیت ۱۸۰

[14] سورہ انعام، آیت ٦۷

[15] سورہ ہود آیت۳۹

[16] سورہ آل عمران آیت۱۴۴۔

[17] سورہ توبہ، آیت ۱۲

[18] سورہ ابراھیم ،آیت ۸

[19] سورہ شعراء آیت ۲۲۷

[20] سورہ ہود، آیت ۱۲۱و۱۲۲

[21] احتجاج شیخ طبرسی، ص ۷۹؛دلائل الامامة، ص ۳۰؛ کشف الغمہ، ج۱، ص۱۸۰؛ بحار الانوار، ج۲۹، ص ۲۳۰؛ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج١٦، ص ۲۱۱۔

[22] احتجاج شیخ طبرسی، ص ۷۹؛دلائل الامامة، ص ۳۰؛ کشف الغمہ، ج۱، ص۱۸۰؛ بحار الانوار، ج۲۹، ص ۲۳۰؛ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج١٦، ص ۲۱۱۔

یہ خطبہ شیعہ اور اہل سنت کی متعدد کتابوں میں ذکر ہے ۔

بلاغات النسأ، تألیف أحمد بن طیفور متوفی ۲۸۰ هجری ۔۔

السقیفه و فدک ، تألیف أحمد بن عبدالعزیز جوهری‌أحمد بن متوفی ۳۲۳ هجری۔

مقاتل الطالبیین ، تألیف علی بن الحسین ، معروف به ابوالفرج اصفهانی ، متوفای ۳۵۶ هجری